جلد ۲۳ | مورخہ ۱۰ شعبان ۱۳۵۴ھ | یوم جمعہ | مطابق ۸ نومبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۱۱

حکومتِ پنجاب نے احرار نوازی کا اعتراف کر لیا

مسلمانوں کے مقابلہ میں حکومت کا احرار سے امتیازی سلوک

مسجد شہید گنج کے موقعہ پر احرار نے جو غدارانہ اور اسلام فروشانہ روش اختیار کی۔ اس کی وجہ سے مسلمانوں میں ان کے خلاف سخت شکوہ پیدا ہوا۔ جس میں احرار کی روز افزوں مخالفانہ کوششوں اور نقصان رساں حرکات سے اضافہ ہوتا گیا۔ حتےٰ کہ ذمہ وار مسلمان احرار کی فریب کاریوں اور دھوکہ دہیوں سے عام مسلمانوں کو آگاہ کرنے کے لئے مجبور ہو گئے۔ اس موقعہ پر ہندوؤں اور سکھوں نے تو احرار کا ساتھ دینا ہی تھا۔ انہوں نے پوری طاقت اور کوشش سے ان کی حمایت کی۔ اور ہر رنگ میں امداد دی۔ لیکن حیرت کا مقام یہ ہے۔ کہ حکومت نے بھی جانبدارانہ رویہ اختیار کر لیا۔ یعنی جمہور مسلمانوں کے مقابلہ میں ان احرار کی پشت و پناہ بن گئی جو شروع سے حکومت کے خلاف چلے آتے اور بارہا قانون شکنی کے مرتکب ہو چکے ہیں۔ اگرچہ واقعات کے رو سے یہ بات پوری طرح ثبوت کو پہنچ [illegible]۔ اور ہم پولیس کا احرار کی خاطر [illegible] خدمات سرانجام دینا احرار کے ان [illegible] کی نہایت اہتمام کے ساتھ حفاظت کرنا جن میں مسلمانوں کے لیڈروں کو بدترین گالیاں دی جاتیں۔ اور مسلمانوں کے جلسوں میں احرار کی شرارتوں کو نظر انداز کر دینا ثابت کر چکے ہیں۔ اور یہ بھی لکھ چکے ہیں۔ کہ حکومت نے مطابع کو ممانعت کر دی تھی۔ کہ احرار کے خلاف کوئی بات نہ شائع کی جائے۔ لیکن صرف اتنی کسر باقی تھی۔ کہ خود حکومت سے اس احرار نوازی کا اعتراف کرایا جاتا۔ یہ کسر جناب پیر اکبر علی صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ممبر پنجاب کونسل نے پوری کرا دی۔ چنانچہ پنجاب کونسل کے اجلاس منعقدہ ۴۔ نومبر میں انہوں نے مسجد شہید گنج کے انہدام اور احرار کے متعلق جو اہم سوالات کئے ان کے جواب میں حکومت نے جہاں اور کئی امور کے چہرہ سے نقاب کشائی کی۔ وہاں یہ بھی تسلیم کر لیا۔ کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے حکومت کی ہدایات کے ماتحت مسلم پرنٹنگ پریس کو اخبار "انقلاب" میں احرار کے خلاف جالندھر کے کچھ مسلمانوں کے دستخطوں سے ایک بیان شائع کرنے پر اور ہندوستان آرٹ پریس کو مجلس احرار کے خلاف پوسٹر شائع کرنے کی وجہ سے تنبیہ کی۔ اور وجہ یہ بتائی گئی ہے۔ کہ اس قسم کی تحریروں سے امن عامہ میں خلل پیدا ہونے کا احتمال تھا۔

گویا یہ بات بالکل صاف ہو گئی۔ کہ ان ایام میں جبکہ مسلمانان پنجاب کے قلوب کو احرار سخت مجروح کر رہے تھے۔ اور ان پر نمک پاشی میں مصروف تھے۔ حکومت پنجاب کی طرف سے لاہور کے ان مطابع کو جنہوں نے احرار کے خلاف کچھ چھاپنے کی جرأت کی۔ ممانعت کر دی گئی۔ کہ ان کے خلاف کوئی تحریر شائع نہ کریں کیونکہ اس سے امن عامہ میں خلل پیدا ہونے کا احتمال تھا۔ اول تو یہی بات ناقابل فہم ہے کہ جب جھگڑا مسلمانوں اور سکھوں کا تھا۔ یعنی مسجد سکھوں نے گرائی تھی۔ اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو سخت ٹھیس لگائی تھی۔ تو احرار کے متعلق کچھ لکھنے سے خلل امن کا خطرہ کیونکر خیال کیا جا سکتا تھا۔ پھر اگر احرار کے خلاف کچھ لکھنا خلل امن کا خطرہ پیدا کر سکتا تھا۔ تو کیا وجہ ہے کہ احرار کا مسلمانوں کے خلاف نہایت دل آزار اور دل شکن رنگ میں بڑے بڑے پوسٹر شائع کرنا خلل امن کا باعث نہیں ہو سکتا تھا۔ لیکن کیا حکومت نے کسی مطبع کو یہ بھی ہدایت کی کہ مسلمانوں کے خلاف احرار کے پوسٹر اور اشتہارات شائع نہ کرے۔ یا کسی مطبع کو تنبیہ کی۔ کہ اس نے احرار کی طرف سے جو پوسٹر شائع کئے ہیں۔ ان میں مسلمانوں کی سخت دل آزاری کی گئی ہے۔ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ حکومت یہ گوارا نہیں کر سکتی تھی۔ کہ مسلمان احرار کی شرارتوں۔ فتنہ پردازیوں۔ اور غداریوں کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ اور ان کے پھندے سے عامۃ الناس کو نکالیں اس لئے اس نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کے ذریعہ ان مطابع کو جنہوں نے احرار کے متعلق کچھ شائع کرنے کی جرأت کی۔ تنبیہ کر دی۔ کہ وہ کچھ نہ شائع کریں لیکن اس کے مقابلہ میں یہ پابندی کسی پر عائد نہ کی۔ کہ احرار مسلمانوں کے زخمی قلوب پر نمک پاشی کرتے ہوئے ان کے جذبات۔ اور احساسات کو کچلتے ہوئے اور انہیں بے غیرتی اور بے حسی کی تعلیم دیتے ہوئے جو کچھ شائع کر رہے ہیں۔ اسے نہ چھاپا جائے۔ چنانچہ احرار نے ان ایام میں مسلمانوں کے معزز لیڈروں اور عام مسلمانوں کے خلاف پے در پے نہایت دل آزار اور طول وطویل پوسٹر شائع کئے۔ اور پھر انہی ایام میں جب انہوں نے مسلمانوں کے خلاف شدید بدزبانی کرنے کے لئے اپنا اخبار "مجاہد" جاری کرنا چاہا۔ تو فوراً اجازت مل گئی۔ اس اخبار کے ان ایام کے پرچوں میں مسلمان لیڈروں اور دوسرے لوگوں کے خلاف اس قدر درشت کلامی اور بدگوئی سے کام لیا گیا ہے کہ کوئی شریف آدمی اس پر نفرت کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ لیکن احرار یہ سب کچھ بڑی آزادی سے شائع کرتے رہے اور کسی مطبع کو حکومت نے مسلمانوں کے خلاف احرار کی نہایت ہی دل آزار۔ اور امن شکن تحریروں کے شائع نہ کرنے کے متعلق تنبیہ نہ کی ۔:

اس سے ظاہر ہے۔ کہ حکومت نے ان ایام میں مسلمانوں کے مقابلہ میں احرار سے امتیازی سلوک روا رکھا۔ جہاں مسلمانوں کے خلاف سخت سے سخت دل آزار الفاظ استعمال کرنے کی احرار کو پوری آزادی حاصل تھی۔ وہاں ان کے خلاف کچھ شائع کرنے پر تنبیہ کی گئی۔ اور جب دو مطابع کو اس قسم کی تنبیہ ہو گئی۔ تو پھر اور پریسوں نے بھی احرار کے متعلق کچھ چھاپنا اپنے لئے مصیبت مول لینا سمجھ کر کانوں کو ہاتھ لگا دیئے۔ اور اس طرح مسلمانوں کے لئے احرار کے شرمناک الزامات اور اتہامات تک کا جواب شائع کرنا بھی محال ہو گیا۔ گویا احرار تو جو چاہتے لکھتے۔ اور جس کے خلاف چاہتے شرمناک سے شرمناک الزامات لگاتے رہے۔ لیکن دوسروں کے لئے یہ ممکن نہ تھا۔ کہ اپنی بریت کے لئے ہی کچھ شائع کر سکیں۔ کجا یہ کہ احرار کی اصل حقیقت لوگوں پر ظاہر کر سکیں۔ کیونکہ لاہور اور امرتسر کا کوئی مطبع احرار کے خلاف کچھ چھاپ کر دینے کے لئے قطعاً تیار نہ ہو سکتا تھا۔ اسی وجہ سے بعض لوگوں نے بہت تکلیف مشقت اور اخراجات برداشت کر کے دہلی سے پوسٹر چھپوائے۔ اور پھر لاہور امرتسر میں شائع کئے۔

اس امتیازی سلوک سے ظاہر ہے۔ کہ احرار اس وقت جو کچھ کر رہے تھے۔ حکومت کے منشاء کے عین مطابق کر رہے تھے۔ اور مسجد شہید گنج کے متعلق تمام مسلمانوں کے خلاف انہوں نے جو پالیسی اختیار کی۔ وہ ان کا ایک کارنامہ تھا۔ جس کی وجہ سے حکومت کے لئے ضروری ہو گیا۔ کہ ان کے ساتھ خاص سلوک کرے۔ ایسے وقت میں جبکہ مسلمانوں کے قلوب مسجد شہید گنج کے انہدام کی وجہ سے سخت صدمہ رسیدہ تھے ان کے متعلق حکومت کا یہ رویہ نہایت رنجدہ تھا۔ مسلمان جہاں اسے مدت العمر نہیں بھول سکیں گے۔ وہاں یہ بھی فراموش نہیں کرینگے کہ احرار نے نہایت بے دردی کے ساتھ ذاتی اغراض کی خاطر نہایت نازک موقعہ پر اسلام اور مسلمانوں سے غداری کی۔

کونسل میں ایک اور سوال جس کے متعلق حکومت نے خاموشی ہی پسند کیا۔ یہ پوچھا گیا۔ کہ ایک جلسہ جس میں احرار والنٹیروں نے نیلی پوشوں کو پیٹا۔ وہاں مجسٹریٹ اور پولیس بھی موجود تھی۔ پھر کسی کو کیوں گرفتار نہ کیا گیا۔ اس سے بھی احرار کے متعلق حکومت کا رویہ ظاہر ہے۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ اس امتیازی سلوک نے ہی احرار کو مسلمانوں کے لئے اس قدر باعث مصیبت بنا دیا۔ اور وہ فتنہ پردازیوں میں بڑھتے گئے۔ اور بڑھتے جا رہے ہیں۔ ورنہ ان کی کیا طاقت تھی۔ کہ نہ صرف پنجاب کے تمام مسلمانوں کے مقابلہ میں بلکہ تمام ہندوستان کے مسلمانوں کے مقابلہ میں اور تمام مسلم پریس کے مقابلہ میں وہ اس طرح اکڑ سکتے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے بیان فرمودہ معارف قرآن مجید

شائقین کے لئے مژدہ

حال میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے سورۃ فاتحہ سے جو درس القرآن شروع فرمایا ہے۔ نظارت تالیف و تصنیف کے زیر انتظام مرتب کیا جا رہا ہے۔ اور انشاء اللہ عنقریب اخبار میں بطور ضمیمہ شائع ہونا شروع ہو جائیگا۔ یعنی ہفتہ میں ایک بار چار صفحہ درس کے اخبار میں ہوا کریں گے۔ چونکہ یہ ضمیمہ صرف انہی اصحاب کو بھیجا جائے گا۔ جو اس کی خریداری منظور فرمائیں گے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ احباب بہت جلد اطلاع بھیجدیں۔ کیونکہ بعد میں خریدار بننے والوں کو ابتدائی حصہ ملنا نا ممکن ہوگا۔ پس پہلے سے ہی خریداری منظور فرمائی جائے۔ اس ضمیمہ کی قیمت چھ ماہ کے لئے صرف ۱۲ آنے ہوگی۔ اس کے بعد ہم کوشش کریں گے۔ کہ درس ہفتہ میں دو بار یا تین بار شائع ہوا کرے۔ اسی نسبت سے قیمت میں اضافہ کر دیا جائے گا۔ احباب کو اس نہایت قیمتی چیز کے حاصل کرنے میں جلدی کرنی چاہیئے۔

سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسے

حسب معمول سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جلسوں کے لئے اس دفعہ نظارت دعوت و تبلیغ نے ۲۴ نومبر بروز اتوار مقرر کیا ہے۔ اور حسب ذیل مضامین رکھے ہیں۔ جن پر لیکچر دیئے جائیں گے:

(۱) رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا صبر دشمنوں کی اذیتوں کے مقابلہ میں

(۲) یتامیٰ کے ساتھ حسن سلوک اور اس کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تاکید

ابھی سے احباب کو ان مضامین کے متعلق تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔

"الفضل" کا خاتم النبیین نمبر

ارادہ ہے کہ امسال بھی الفضل کا خاتم النبیین نمبر شائع کیا جائے۔ اس کے لئے اہل قلم اصحاب سے گزارش ہے کہ مندرجہ بالا عنوان پر مضامین لکھ کر جلد ارسال فرمائیں۔ اگر احباب نے توجہ فرمائی۔ تو انشاء اللہ الفضل اپنا خاص نمبر شائع کر سکیگا۔

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے والد خان بہادر چودھری ابوالہاشم خان صاحب ایم۔ اے بی۔ ای۔ ایس نے ڈھاکہ میں اپریشن کرایا ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار علی قاسم مولوی فاضل قادیان (۲) چند ہفتہ کے بخار کے بعد میری آنکھوں کی بینائی یکدم زائل ہو گئی ہے۔ صرف بائیں آنکھ میں خفیف روشنی باقی ہے۔ احباب خاص طور پر میرے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار امام الدین محرر پونڈ ملپور کھیڑا ضلع مین پوری (۳) دوست دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں قرضہ و تنگدستی سے نجات بخشے خاکسار محمد عبد اللہ و نیاز احمد گولیکی ضلع گجرات (۴) مولوی رحمت علی صاحب امام مسجد بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار غلام احمد سکنہ بہلولپور

شکریہ احباب

میری صحت اب خدا تعالےٰ کے فضل سے بالکل اچھی ہے جن دوستوں نے دعائیں کیں۔ ان کا تہ دل سے شکر گزار ہوں۔ خاکسار فخر الدین پنشنر قادیان

چندہ تحریک جدید کے دوسرے سال کے وعدے

چندہ تحریک جدید کے پہلے سال کے وعدوں کی رقوم ادا کرنے کے لئے آخری میعاد ۳۰ نومبر ۱۹۳۵ء ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے وعدہ کرنے والے مخلصین سے امید ہے۔ کہ ۳۰ نومبر ۱۹۳۵ء تک ایفا یا رقوم دفتر محاسب میں جمع کر کے اپنا وعدہ ایفا کریں گے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے اگرچہ ابھی دوسرے سال کے لئے تحریک نہیں ہوئی۔ لیکن بعض احباب کرام کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں ابھی سے وعدے پیش ہو رہے ہیں۔ تا وہ مسابقون الاولون بن سکیں۔ جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم نے پہلے سال کا وعدہ ۶۰ روپے کا ایسی حالت میں کیا تھا۔ جبکہ ان کی مالی حالت اس رقم کے ادا کرنے کی بھی متحمل نہ تھی۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے دوران سال میں غیب سے ایسے سامان پیدا کر دیئے۔ کہ انہوں نے نہ صرف پہلے سال کے ۶۰ روپے ادا فرمائے۔ بلکہ دوسرے سال کے لئے پہلے سال کی ادا کردہ رقم سے دو چند رقم یعنی ۱۲۰ روپے کا وعدہ فرمایا۔ ان کا وعدہ ۱۲۰ روپے کا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور پیش ہو چکا ہے۔ اور حضور نے منظور فرمایا ہے۔ عرفانی صاحب نے یہ بھی اطلاع دی ہے۔ کہ یہ رقم پہلی سہ ماہی میں

تحریک قرضہ تیس ۳۰۰۰۰ ہزار کی میعاد وصولی میں توسیع

احباب اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ گزشتہ ایام میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کو بعض غیر معمولی غیر متوقع اور ناگہانی اخراجات کرنے پڑے ہیں جس سے وُہ مالی لحاظ سے زیر بار ہو گئی ہے۔ اس بوجھ کے دور کرنے کے لئے بجائے اس کے کہ چندہ خاص کے ذریعہ احباب سے مزید مالی قربانی کا مطالبہ کیا جاتا مناسب یہی فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ صرف ان دوستوں کو ثواب کا یہ موقعہ دیا جائے۔ جو اپنی مالی حالت کے اچھا ہونے کی وجہ سے بطور قرض سلسلۂ احمدیہ کی خدمت کرنا چاہیں۔ گو ان کی طرف سے اس موقعہ سے پوری طرح فائدہ نہ اٹھانے کی صورت میں ممکن ہے چندہ خاص کا ہی اعلان کرنا پڑے۔ بہر حال قرضہ حسنہ کے طور پر یہ رقم جمع کرنے کے لئے ضروری ہدایات درج ذیل ہیں۔

پہلی شرط یہ ہوگی۔ کہ کسی دوست سے ایک سو روپیہ سے کم نہ لیا جائے گا۔ جو دوست اس سے زیادہ سینکڑے دینا چاہیں۔ وہ شکریہ کے ساتھ قبول کئے جائیں گے۔

دوسری شرط یہ ہوگی۔ کہ اس رقم کی واپسی جنوری ۱۹۳۷ء سے بذریعہ قرعہ اندازی شروع کی جائے گی۔ اور تمام قرضہ انشاء اللہ اس وقت سے دو سال کے اندر بے باق کر دیا جائیگا۔

تحریک قرضہ ساٹھ ہزار کی طرح اس قرضہ کی فراہمی بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد مبارک کے ماتحت خاکسار کے سپرد کی گئی ہے۔ اور جن اصحاب کی طرف سے رقوم وصول ہو رہی ہیں۔ ان کے نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش کئے جاتے ہیں۔ چونکہ یہ تحریک اگست کے آخیر سے قیام شملہ کے دوران میں ہوئی تھی اس وجہ سے شروع میں ہی اس پر کافی زور نہ دیا جا سکا۔ اس لئے ابھی تک مطلوبہ رقم کا تھوڑا حصہ وصول ہوا ہے۔ اور اس کا بیشتر حصہ ابھی تک واجب الوصول ہے اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے اور چونکہ بعض احباب کی طرف سے معذرت کی گئی ہے۔ کہ وہ اکتوبر تک وہ روپیہ نہیں بھیج سکیں گے

اس لئے مدت وصولی میں توسیع ہونی چاہیئے نیز اس امر کو ملحوظ رکھتے ہوئے۔ کہ جو وقت تحریک کے بند کر دینے کا ابتدا میں مقرر کیا گیا تھا۔ اس کے اندر بیرون ممالک کے احباب اس سے آگاہ بھی نہ ہو سکتے تھے۔ یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ اس میعاد کو ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۵ء کی بجائے ۲۰ - جنوری ۱۹۳۶ء تک بڑھا دیا جائے۔ مگر ساتھ ہی قرضہ کی رقم میں بھی دس ہزار کا اضافہ کر کے تیس ہزار کی بجائے چالیس ہزار کر دیا گیا ہے۔ پس جو احباب ابھی تک اس نئی تحریک میں شریک نہیں ہوئے۔ ان کے لئے اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ ایک نیا موقعہ ثواب حاصل کرنے کا مہیا کر دیا ہے۔ اور میں امید رکھتا ہوں۔ کہ جماعت کے سرگرم اور ایثار پیشہ احباب مسابقت کر کے اس تحریک قرضہ میں شامل ہونے کی حتے المقدور کوشش کریں گے۔

بہت سے دوستوں نے جس قدر رقم تحریک قرضہ ۶۰ ہزار میں دی تھی۔ اس نئی تحریک میں اس کا نصف غالباً اس خیال سے داخل کیا ہے۔ کہ اگر باقی تمام دوست بھی اسی تناسب سے روپیہ دیدیں۔ تو مطلوبہ رقم پوری ہو جائے گی۔ ایسے احباب کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ اس قسم کی قیاس آرائیاں درست نتائج پیدا نہیں کر سکتیں کیونکہ اول تو یہ لازمی نہیں۔ کہ وُہ سب کے سب دوست جو پہلی تحریک میں شامل ہوئے تھے اس نئی تحریک میں بھی حصہ لینے کے قابل ہوں۔ دوسرے جو احباب شریک ہوں۔ ممکن ہے وُہ اپنے پہلے عطیہ کا نصف نہ دے سکیں۔ بنا بریں ہر دوست کا فرض ہے۔ کہ مقدور بھر اس نئی تحریک میں حصہ لے۔ اور جس قدر زیادہ سے زیادہ رقم دے سکے ارسال کرے۔ ایک سہولت یہ رکھی گئی ہے۔ کہ جن دوستوں کا روپیہ ابھی تک تحریک قرضہ ۶۰ ہزار میں جمع ہے۔ اور ان کو واپس نہیں دیا گیا۔ وہ اگر چاہیں۔ تو اس روپے کو اس نئی (۴۰ ہزار کی) تحریک میں منتقل کرا سکتے ہیں۔ جو دوست ایسا کرنا چاہتے ہوں۔ ان کے لئے ضروری ہے کہ اپنے پہلے قرضہ کی اصل رسیدیں خاکسار کے نام ارسال فرمائیں۔ خاکسار فرزند علی عفی عنہ

واقعات عالم پر نظر

جنگ جاری ہے (۱) - ۲۴ نومبر کا یوم اتحاد (۲)

الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے

(۱)

دور حاضرہ میں استبداد کے سخت ضدی اور مجرمانہ ہٹ سے مرتکب دو زندہ فرزند ہیں۔ اول قیصر جرمنی جس نے ۱۹۱۴ء میں دُنیا کو عالمگیر جنگ سے دوچار کر دیا تھا۔ اور دوسرا مسولینی۔ جس نے ۱۹۳۵ء میں ۱۹۱۴ء کا نقشہ پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور دُنیا اس وقت آنے والے ہیبت ناک جنگ عظیم کے کنارہ پر کھڑی ہے۔

مؤخر الذکر نے ۲۵ء میں کہا تھا۔ کہ آئندہ دس سال کے بعد جنگ ہوگی۔ اور اس وقت اٹلی کی ہوائی طاقت ایسی ہونی چاہیئے کہ آسمان اطالین طیاروں سے تاریک نظر آئے۔ جنیوا کے خیالی ذمہ داران امن نے لیگ کے دفتر میں آسمانی فضاء کو صلح کے کبوتروں سے پر تصور کیا۔ مگر مسولینی نے اپنے الفاظ پورے کر دیئے۔ اور لیگ کی پروا نہ کر کے کمزور حبشہ پر حملہ آور ہو گیا ہے۔ جنگ چھڑ چکی ہے۔ اٹلی کا خونریز امن کا مشن۔ غیر مہذب مسیحی حبش کو مہذب بنانے میں مصروف ہے۔ اور مسولینی نے نہ صرف طیاروں کی تیاری مکمل کر کے ۵۰۰ ہوائی جہاز حملہ آور فوج کے ساتھ بھیجدیئے ہیں۔ بلکہ جنگی سامان کی ہر شاخ جو اس کے مقصد کے حصول میں مدد دے سکتی ہے۔ اسے وافر مقدار میں بہم پہنچا دیا ہے۔ اس جدید رومن قیصر کا کیا حشر ہوگا۔ وُہ چھڑی ہوئی جنگ کی سُست غیر فیصلہ کن۔ اور پریشانی افزا رفتار آئندہ تین ماہ میں بتا دے گی۔ سر دست ہم یہ دکھاتے ہیں۔ کہ اٹلی کے ڈکٹیٹر کس طرح قول و فعل میں تطابق رکھتا ہے۔

مسولینی نے گزشتہ فسطائی اجتماع کے دوسرے پنجسالہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا۔

" کوئی شخص ہمارے صدیوں پرانے اغراض و مقاصد کے متعلق غلط فہمی میں نہ رہے۔ دُور و نزدیک کے سب لوگ سمجھ لیں۔ کہ اٹلی قدرتی وسعت کی متمنی ہے۔ جس کا نتیجہ ایک طرف اطالوی اور افریقن اور دوسری جانب اطالوی و مشرق قریب و مشرق متوسط کی اقوام کے باہمی اختلاط پر رونما ہونا ضروری ہے"

گویا لیبیا۔ اور ابی سینیا کے بعد ترکی اور ایران کی باری ہے۔ پس یہ جنگ اٹلی کی وسعت کے لئے جاری ہے۔ اور گو ابھی تک اطالین امیدیں منزل مقصود سے بہت دُور ہیں۔ اور واقف لوگ یقین رکھتے ہیں۔ کہ جنرل ڈی بانو کی افواج جو ایک ماہ میں کوئی نمایاں ترقی نہیں کر سکیں۔ ابی سینین دلدلوں کے مچھروں اور آسمان کے پرندوں کا شکار ہونگے۔ اور کبھی عدیس آبابا نہ پہونچیں گی مگر روم کے دم خم میں کوئی فرق نہیں۔ وہی تکبر۔ وہی شوخی۔ وہی اخباری سیاسی اور عملی جنگ جاری ہے۔

۲

ہندوستان میں جو امراض قومی جسم کے لئے سرطان بنے ہوئے ہیں۔ وہ دہریت اور فرقہ وار اختلافات ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے سیرت النبی کے جلسوں میں دیگر مذاہب کی شمولیت سے ملک پر بقول بعض محبان وطن احسان کیا ہے کہ غیر مسلموں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر اظہار خیالات کا موقعہ دیا۔ اور دو قوموں کو ایک متحدہ جگہ پر جمع کیا ہے اس سال یہ یوم سعید ۲۴ نومبر کو منایا جائیگا۔ جبکہ خدا پر ایمان یعنی باریتعالےٰ کے صحیح مفہوم اور زندہ خدا کے زندہ نبی اور زندہ کتاب کو پیش کر کے دہریت کے شجر کی جڑ پر تبر رکھا جا سکتا اور حضرت رسالتمآب کے اسوہ حسنہ و تعلیم مبارک کو پیش کر کے فرقہ وارانہ اختلاف کو نابود کرنے کی کوشش کی جا سکتی ہے۔ احمدیت کا پیغام ہر دو امراض کا علاج ہے۔ اور امن و صلح و اتحاد و اتفاق کی

للہ میں مولوی عطاء اللہ کی تقریر

اپنی نامرادی سے جل کر جماعت احمدیہ پر بیجا الزامات

للہ میں ۲۶ اکتوبر کو مولوی عطاء اللہ اور مولوی حبیب الرحمن صدر مجلس احرار صبح سات بجے کی گاڑی سے پہونچے۔ سٹیشن پر عوام الناس میں سے تقریباً تیس آدمی تھے۔ جو ایک اونٹنی پر دونوں کو بٹھا کر شہر میں لے آئے۔ اور دو بجے کے قریب جلسہ گاہ میں پہونچے جس میں حاضرین کی تعداد تین سو کے قریب تھی۔ کچھ بھیرہ کے اور کچھ خوشاب اور پنڈدادنخان کے احراری تھے۔ خاص للہ کے بہت تھوڑے آدمی تھے۔ جب پہلا اجلاس شروع ہوا۔ تو عطاء اللہ صاحب نے کھڑے ہو کر کہا۔ کوئی صاحب صدارت کے لئے تشریف لائیں۔ مگر کوئی نہ آیا۔ اس پر حبیب الرحمن صاحب کو صدر بنایا گیا۔ اس کے بعد تلاوت کے لئے کوئی حافظ بلایا گیا۔ مگر حافظ بھی کوئی نہ ملا۔ حالانکہ للہ میں بہت سے حافظ موجود ہیں۔ آخر عطاء اللہ صاحب نے خود تلاوت کی۔ اس کے بعد ایک نہایت ہی لغو نظم پڑھی گئی۔ مولوی حبیب الرحمن نے تقریر شروع کی۔ مگر چند ایک باتیں کہکر بیٹھ گیا۔ اس کے بعد مولوی عطاء اللہ نے تقریر شروع کی۔ جس میں کہا۔ گورنمنٹ پاگل ہو چکی ہے۔ جس نے میرے پیچھے پولیس لگا دی ہے۔ گویا میں دس نمبر کا بدمعاش ہوں۔ پھر کہا۔ یہاں مسلمانوں کے شہر میں دو مرزائی رہتے ہیں۔ ایک ڈاکٹر اور ایک ماسٹر۔ ان کو یہاں سے نکال دو۔ شیعہ تو ہمارے ساتھ مل سکتے ہیں۔ مگر مرزائی ہرگز نہیں مل سکتے۔ اے شیعہ قوم جس بات کا تمہارا اور ہمارا اختلاف تھا۔ وہ تو مدت ہوئی گذر چکی ہے۔ یعنی خلافت بھی مُردہ ہو چکی۔ اور خلیفے بھی فوت ہو چکے۔ باقی محرم میں روؤ۔ پیٹو۔ تعزیہ نکالو۔ ہاتھ کھلے رکھکر نماز پڑھو۔ ہماری غرض ان باتوں کے ساتھ نہیں۔ میں تو یہ کہتا ہوں۔ تم حسینؓ کی طرح بنو۔ جیسا کہ امام حسین نے یزید کی اطاعت نہ کی تھی۔ تم بھی گورنمنٹ کی اطاعت نہ کرو۔

اس کے بعد کہا مرزائی ہم پر یہ الزام لگاتے ہیں۔ کہ ہم مسجد شہید گنج کے معاملہ میں شریک نہ ہوئے۔ جس وقت قادیان کا مذبح گرایا گیا تھا۔ اس وقت مرزائی بھی تو گھر میں چھپ گئے تھے۔ جہلم کے ایک سید کو مرزائیوں نے پانچ سو روپیہ دیکر خانہ کعبہ پر حملہ کرایا۔ سلطان ابن سعود کو تین ہزار روپیہ دیکر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر بم چلوایا۔ اور سکھوں کو چھ ہزار روپیہ دیکر مسجد شہید گنج کو گرایا۔ مرزا محمود نے پانچ سو روپیہ بطور رسائی گوردوارے کے واسطے دیا۔ جس کا اخبار الفضل نے بھی ذکر کیا۔ پھر گیارہ لاکھ روپیہ مرزائیوں نے ہمارے خلاف خرچ کر کے امرتسر۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ گوجرانوالہ اور گجرات جیسے شہروں کے لوگوں کو ہمارے خلاف ابھارا۔ اگر مرزائی اسی طرح رقم خرچ کرتے رہے۔ تو دو سال تک مرزائیوں کی یہ حالت ہو جائے گی۔ کہ مرزائی ہمارے دروازے پر بھیک مانگیں گے۔ اسکے بعد پراچے صاحبان کو جو بھیرہ سے گئے ہوئے تھے۔ مخاطب کر کے کہا کہ شیخ فضل حق نے ۲۵ ہزار روپیہ خرچ کر کے اسمبلی کی ممبری حاصل کی۔ میں قیامت تک فضل حق سے راضی نہ ہونگا۔ آئندہ اسکے مقابلہ میں ایک چوہڑا یا چمار کھڑا کر کے اسکو ممبر بنا دو۔ مگر فضل حق کو نہ بننے دو۔

پھر للہ کے سجادہ نشین جنہوں نے بخاری صاحب کو بلایا تھا۔ انکو مخاطب کر کے عطاء اللہ نے کہا۔ یہ ہیں حرام کا مال کھانیوالے۔ اس موقعہ پر کئی لوگ یہ کہنے لگے۔ کہ یہ بخاری ہے ہی نمک حرام انکا ہی نمک کھا کر انکے ہی خلاف بکواس کر رہا ہے۔ اسکے بعد کہنے لگا۔ میں آپکے پاؤں پر اپنی ٹوپی رکھتا ہوں۔ اور خدا رسول کا واسطہ ۲۴

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی

قبولیتِ دعا کا ایک تازہ نشان

خدا تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر اور احسان ہے۔ کہ اس نے محض اپنے فضل سے مجھے دوبارہ زندگی بخشی اور جس مرض میں تین برس سے مبتلا ہو کر میں پریشان اور سرگردان تھا۔ محض اپنی قدرت کا تماشا دکھلانے کے لئے اس نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعاؤں کے طفیل مجھے صحت عطا فرمائی۔ اور صحت بھی معمولی صحت نہیں۔ بلکہ ایسی حیرت انگیز کہ حکیم اور بڑے بڑے ڈاکٹر قدرت کے اس تماشہ کو دیکھکر محو حیرت بن گئے ہیں۔ تفصیل یہ ہے۔ کہ:۔

میرے ہاتھ پر ایک زخم تھا۔ جس کا تین برس سے علاج کرتے کرتے میں پریشان اور مفلس ہو گیا۔ اب وہ زخم کسی صورت میں اچھا نہیں ہوتا تھا۔ بہت سے انجکشن کرائے۔ اور دوائیں کیں۔ لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ آخر یہاں کے مشہور و معروف سول سرجن کی رائے یہ ٹھہری۔ کہ ہاتھ کاٹ ڈالا جائے۔ بلکہ اس کے لئے اس نے جلاب بھی دینے شروع کر دیئے۔ جس وقت ہاتھ کاٹ ڈالنے کی خبر میں نے سُنی۔ تو رونے لگا۔ لیکن کیا کرتا۔ مجبور ہو کر ایک ہفتہ برابر جلاب لیتا رہا۔ آٹھواں دن میرے ہاتھ کٹنے کا دن تھا۔ لیکن خدا کی شان کہ اس دن سول سرجن نے میرا پھر معائنہ کیا۔ اور کہا۔ ابھی تم بہت کمزور ہو۔ ایسی حالت میں تمہارے ہاتھ کا اپریشن نہیں کیا جا سکتا۔ ایک ہفتہ کے بعد اپریشن ہو گا۔

جس وقت میں نے یہ سُنا۔ اسی وقت تیمم کر کے دو رکعت نماز پڑھی۔ اور ایک خط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں اس مضمون کا لکھا۔ کہ حضور میرے ہاتھ کے زخم کی یہ حالت ہے۔ اور اب میرا بایاں ہاتھ پورا کاٹا جانے والا ہے۔ میں چونکہ ضعیف الجثہ۔ دائم المرض اور کمزور ہوں۔ دل بہت ڈرتا ہے۔ حضور میرے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ بغیر اپریشن کے میرے اس زخم کو اچھا کر دے۔ یا اپریشن کی مشکل کو میرے لئے آسان کر دے۔ اللہ تعالےٰ کے احسانات کا شکریہ میں کہاں تک ادا کروں۔ جس دن میں نے یہ خط لکھکر قادیان روانہ کیا۔ اس کے تیسرے ہی دن صبح کے وقت جب ڈاکٹر میرے زخم کو دھونے کے لئے آیا۔ کیا دیکھتا ہے۔ کہ میرا زخم آپ ہی آپ بالکل بھر گیا ہے۔ اور اچھا ہو چکا ہے۔ ڈاکٹر میرا ہاتھ دیکھکر دنگ رہ گیا۔ اور اس نے اسی وقت ٹیلیفون کے ذریعہ بڑے ڈاکٹر کو بلا کر دکھایا۔ اس کو بھی زخم دیکھکر حیرت ہو گئی۔ جتنے مریض وہاں تھے۔ انہیں بھی حیرت ہوئی۔ بلکہ اب تک دور دور سے لوگ صرف میرا ہاتھ دیکھنے کے لئے آ رہے ہیں۔

یہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی قبولیت دعا کا ایسا حیرت انگیز نشان ہے۔ جس نے میرے ایمان کو بہت بڑھا دیا ہے۔ (خاکسار عبد الرحمن از کلکتہ)

جائداد کے علاوہ آمدنی کی وصیت بھی ضروری ہے

اس سال مجلس مشاورت میں فیصلہ ہوا ہے کہ جو موصی علاوہ جائداد کے آمدنی کی کوئی اور سبیل بھی رکھتا ہو اس کیلئے ضروری ہے۔ کہ حصہ آمدنی کی وصیت بھی کرے۔ یہ فیصلہ سابقہ وصایا پر بھی حاوی ہو گا۔ خواہ سابقہ وصایا کا سارٹیفکیٹ مل چکا ہو۔ اسلئے بذریعہ اعلان مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ جن موصیوں نے ابھی تک حصہ آمدنی کی وصیت نہیں کی۔۔

مسجد شہید گنج کے حصول کے لئے

دوسرے دیوانی دعوے کی نقل

ڈاکٹر شیخ محمد عالم صاحب بیرسٹرایٹ لاء اور ملک برکت علی صاحب ایڈووکیٹ لاہور نے ڈسٹرکٹ جج لاہور کی عدالت میں ۳۰ر اکتوبر کو مسجد شہید گنج اور ستر مسلمانوں کی طرف سے جو عرضی دعوے داخل کیا ہے۔ اور جو ہمیں برائے اشاعت موصول ہوا۔ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

مسجد شہید گنج اور ستر مسلمانان لاہور بنام
عـ۱ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی امرتسر بذریعہ پریذیڈنٹ کمیٹی مذکور
عـ۲ انتظامی کمیٹی (Committee of management) گوردوارہ بھائی تارو سنگھ لنڈا بازار بذریعہ پریذیڈنٹ کمیٹی مذکور۔ مدعا علیہم۔ دعویٰ واسطے حاصل کرنے ڈگری استقراریہ اس امر کے کہ

مدعی نمبر ا یعنی ٹکڑہ زمین سفید محدودہ بحدود مندرجہ فقرہ عـ۱ عرضی دعوے وحسب پیمائش مندرجہ فقرہ مذکور جس کو نقشہ نمبر ا میں رنگ گلابی میں ظاہر کیا گیا ہے۔ تہ زمین مسجد وقف فی سبیل اللہ عنی ادرہے۔ اور اس کو کسی ایسی غرض کے لئے استعمال نہیں کیا جاسکتا جو شرع محمدی کی رو سے اغراض مسجد کے مخالف ہو۔ اور مدعیان عـ۲ تا عـ۷۱ اور نیز دیگر تمام اہالیان اسلام کو اس مسجد کو بغرض عبادت استعمال کرنے کا حق بلا مزاحمت احدے حاصل ہے۔

عـ۲ دادرسی مستلزمہ بشکل حکم امتناعی دوامی mandatory بخلاف مدعا علیہم مشعر بدیں امر

(ا) کہ وہ مدعی عـ۱ کو کسی ایسی غرض کے لئے استعمال نہ کریں۔ جو اس کے شرعی استعمال اور تقدس کے خلاف ہو۔

(ب) کہ وہ مدعیان عـ۲ تا عـ۷۱ کے حقوق عبادت متعلقہ مسجد مذکور یعنی مدعی عـ۱ میں کسی قسم کی مزاحمت نہ کریں۔

(ج) کہ وہ مدعی عـ۱ یعنی مسجد کے اس حصہ کو جس کو انہوں نے شب درمیانی ۷-۸ر جولائی ۱۹۳۵ء دنار یجہائے مالبعد میں گرایا یا گرادیا ہے (بعد انہدام اس عمارت کے جو مدعا علیہم نے اس جگہ پر اب تک بنائی ہے۔ یا آئندہ بنائیں) اسی شکل وصورت میں اسی قدر بلند سطح پختہ سابقہ پر معہ تین گنبدوں میناروں اور محراب کے تعمیر کردیں۔ جس طرح کہ وہ قبل از انہدام تھا۔ یا بصورت متبادل مدعا علیہم کے خلاف اس قدر رقم کی ڈگری صادر کیجائے۔ جو مدعی عـ۱ یعنی مسجد کی حسب شکل سابقہ تعمیر کے لئے کافی ہو۔ (د) کسی دیگر دادرسی کے جو بحالات مقدمہ مناسب ہو۔ نیز خرچہ مقدمہ دلایا جائے

مدعیان حسب ذیل عرض کرتے ہیں۔

عـ۱ یہ کہ ایک قطعہ زمین سفید جس کو نقشہ عـ۱ منسلکہ عرضی دعوے ہذا میں برنگ گلابی نمایاں کیا گیا ہے۔ اور جس کی حدود حسب ذیل ہیں:-

شمال	جنوب	مشرق
نولکھا بازار	کوٹھڑیاں گوردوارہ سنگھنیاں	دو دکانات بنام [illegible]

مغرب [illegible] بہ پیمائش حسب ذیل ⅛-۲۰۴۲۰ مربع فٹ لاہور کے لنڈا بازار میں واقع ہے۔ اس قطعہ زمین پر ایک عالی شان مسجد تعمیر بعمارت پختہ چونا گچ معہ صحن دکنوان عام مسلمانوں کی ادائے نماز اور عبادت کے لئے بطور وقف فی سبیل اللہ شاہان مغلیہ کے وقت سے کئی صدیوں سے موجود اور آباد تھی۔ جو ۷ر جولائی ۱۹۳۵ء کی شام تک اپنی ہر سہ گنبدوں والی چھت اور محراب ومیناروں کے ساتھ صحیح وسالم رہی۔ اور مسجد شہید گنج کے نام سے مشہور ومعروف تھی۔ جو نقشہ ہذا میں مدعی عـ۱ ہے۔

عـ۲ یہ کہ مسجد مذکور یعنی مدعی عـ۱ کی تعمیر وقیام کے بہت عرصہ بعد سکھ حکومت کے زمانہ میں سکھوں نے اس کے جوار میں بھائی تارو سنگھ کی ایک سمادھ اور اسی نام کا ایک گوردوارہ تعمیر کرلیا۔ اور قابضان وسند نشینان سمادھ مذکور نے مدعی عـ۱ یعنی مسجد پر بھی قبضہ کرلیا۔ الا مسجد مذکور یعنی مدعی عـ۱ اپنی ہیئت۔ شکل۔ حیثیت اور نوعیت کے لحاظ سے بدستور حالہ ایک علیحدہ شخصیت میں متمیز طور پر قائم رہی۔ جو تاریخ انہدام مندرجہ فقرہ عـ۱ تک بدستور ایسے ہی قائم چلی آئی۔ اور کبھی کوئی نقصان اس کی تعمیر کو اشخاص متذکرہ صدر نے نہیں پہونچایا۔ اور نہ کبھی اس کی ہیئت وشکل میں کوئی تبدیلی کی۔

عـ۳ یہ کہ پنجاب میں قانون گوردوارہ کے نفاذ کے بعد جنوری ۱۹۲۶ء میں مدعا علیہ عـ۱ نے ایک درخواست اپنے چند ممبران کی معرفت زیر ایکٹ مذکور پنجاب گورنمنٹ کو دیکر بھائی تارو سنگھ کے گوردوارہ کو معہ جائداد متعلقہ نوٹیفائڈ سکھ گوردوارہ قرار دلایا۔ مگر فہرست اور نقشہ جائداد متعلقہ گوردوارہ میں عام مسلمانوں کو (جن میں مدعیان بھی شامل ہیں۔) دھوکہ اور فریب سے بے خبر رکھنے کی نیت سے مسجد مذکور یعنی مدعی عـ۱ کو شہید گنج سنگھنیاں کے نام سے نامزد کرکے گزٹ میں درج فہرست ونقشہ کرایا۔

عـ۴ یہ کہ حسب فقرہ بالا فہرست کے مشتہر ہونے پر مہنت ہری سنگھ وہرنام سنگھ سابق قابضان ومتولیان گوردوارہ مذکور نے اور نیز انجمن اسلامیہ لاہور نے اپنے اپنے حقوق کی نسبت جائداد گوردوارہ ومسجد (بالترتیب) ٹریبونل کے سامنے درخواستیں دیں۔ چنانچہ ۲۰ جنوری ۱۹۳۰ء کو ٹریبونل مذکور نے مہنت ہری سنگھ وہرنام سنگھ وانجمن اسلامیہ کی درخواستوں کو خارج کرکے فیصلہ بحق مدعا علیہم صادر کیا۔

(۵) یہ کہ مدعا علیہم نے بربنائے فیصلہ سکھ ٹریبونل قبضہ حاصل کرکے بعدہ مدعی عـ۱ یعنی مسجد المعروف شہید گنج کو گرانے کا ارادہ کیا۔ اخیر جون ۱۹۳۵ء میں جب مدعیان کو مدعا علیہم کے اس ارادہ کا علم ہوا۔ تو مدعی عـ۱ یعنی مسجد کی نوعیت اور حیثیت ہیئت اور شکل کو تبدیلی سے محفوظ رکھنے اور اس کے تقدس کو قائم رکھنے کے لئے مسلمانان لاہور کی طرف سے پبلک جلسوں کا انعقاد عمل میں آیا۔ اور مدعا علیہ عـ۱ کے ساتھ گفت وشنید شروع کی گئی۔ اور مولوی ظفر علی خاں صاحب کے ذریعہ مدعا علیہ عـ۱ کے بعض ممبران کو بذریعہ تار اطلاع دیکر بات چیت شروع ہوئی۔ اور مسٹر ایس پی ٹاپ ڈپٹی کمشنر لاہور اور ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب کے پاس مسلمانوں کے وفود نے پہونچ کر مسجد مذکور کے تحفظ اور تقدس کی استدعا کی۔ چنانچہ سکھ لیڈروں کی گفتگو صاحب ڈپٹی کمشنر کے کمیونک مورخہ ۳ر جولائی ۱۹۳۵ء اور ہز ایکسیلنسی اور دیگر اراکین حکومت پنجاب کی گفتگو سے مسلمانوں کو یقین ہوا۔ کہ مسجد نہیں گرائی جائے گی۔

(۶) یہ کہ باوجود تصریحات مندرجہ فقرہ بالا کے ۷-۸ جولائی ۱۹۳۵ء کی درمیانی شب کو مدعا علیہم نے مقامی حکومت سے پولیس اور فوج کی مدد لے کر مدعی نمبر ا یعنی مسجد کو گرانا اور گروانا شروع کردیا۔ اور کئی دن تک کثیر التعداد آدمی لگا کر مدعی نمبر ا یعنی مسجد کی عمارت کو شہید کر ڈالا۔

(۷) مدعا علیہم کے اس دل آزار رویہ سے ملک کے تمام مسلمانوں میں ہیجان پیدا ہوا اور ۱۹-۲۰-۲۱ر جولائی ۱۹۳۵ء کو مختلف نواحی ملک سے ہزاروں کی تعداد میں مسلمانوں نے جمع ہوکر مدعی نمبر ا یعنی مسجد میں جاکر اپنے حق عبادت کو استعمال کرنا چاہا۔ اور مسجد کے تقدس کی پامالی کے خلاف پرامن مظاہرہ کیا۔ یہ مظاہرہ فائرنگ سے منتشر کیا گیا جس میں مسلمانوں کی کئی جانیں تلف ہوئیں۔ اور بہت سے مجروح ہوئے۔ مدعیان نمبر ۲ ونمبر ۸ اس مظاہرہ میں شامل تھے۔

(۸) یہ کہ مدعی عـ۱ یعنی مسجد المعروف شہید گنج کو ہمیشہ بطور مسجد فی سبیل اللہ قائم رہنے اور اپنے تقدس کو بحال رکھنے کا حق حاصل ہے۔ اور دیگر مدعیان کو انفرادی اور اجتماعی طور پر معہ جملہ دیگر مسلمانان کے اس کے تقدس کو قائم رکھنے اور اس میں نماز اور عبادت ادا کرنیکا حق حاصل ہے

اور جو شخص یا اشخاص اس حق میں کسی وقت مداخلت کرے یا کریں۔ ان کے خلاف ہر مسلمان کو عدالتی چارہ جوئی کا پورا حق حاصل ہے چنانچہ مدعی ع۱ بطور شخص قانونی بر فاقت مولانا ابو الحسنات مولوی سید محمد احمد صاحب خطیب مسجد وزیر خان لاہور اور دیگر مدعیان ع۲ تا ع۱۸ اپنی طرف سے اور دیگر تمام مسلمانوں کی طرف سے اس حق کے قیام اور حصول کے لئے نالش ہذا دائر کرتے ہیں اور زیر دفعہ آرڈر نمبر اردل ۸ کے درخواست شامل عرضی دعویٰ ہذا ہے۔

(۹) یہ کہ مدعیان کو یہ بھی علم ہوا ہے کہ مدعا علیہم مسلمانوں کی دل آزاری کے لئے مدعی نمبر ا یعنی مسجد المعروف شہید گنج کی زمین سفید پر خلاف اغراض مسجد اور اغراض گوردوارہ کے لئے جلد از جلد عمارت بنانے کی فکر میں ہیں۔ تاکہ تمام حدود و نشانات سابقہ بالکل کالعدم کر دئے جائیں۔ اور زمین سفید کی ہیئت کذائی کو بدل کر مدعیان کے حصول دادرسی میں مشکلات پیدا کی جائیں چنانچہ انہوں نے وہاں ایک حصہ پر چھ دو فٹ دیوار بھی بنالی ہے۔

(۱۰) یہ کہ مدعی ع۱ یعنی مسجد المعروف شہید گنج کی نہ زمین معہ صحن۔ بستہ دکنواں حسب حدود و پیمائش مندرجہ فقرہ ع۱ معہ تمام اپنی بالائی عمارت کے مسجد وقف فی سبیل اللہ ہونے کی وجہ سے کسی شخص یا اشخاص کی ملکیت نہیں ہوئی۔ اور نہ کبھی ہو سکتی ہے۔ اور نہ اس پر کسی شخص کا مخالفانہ قبضہ ہو سکتا ہے۔ اور وہ بذاتہ علیحدہ شخصیت رکھتی ہے۔

(۱۱) یہ کہ مدعی ع۱ یعنی مسجد کو بطور مسجد علیٰ حالہ قائم رہنے کا حق حاصل ہے۔ اس لئے موجودہ مدعیان کسی دیگر مسلمان کے عمل یا اس کے خلاف کسی فیصلہ کے جو صادر ہوا ہو۔ پابند نہیں۔

(۱۲) یہ کہ قانون گوردوارہ کے ماتحت نوٹیفکیشن کے وقت مدعیان ۱۰ تا ۱۱ نابالغ تھے۔ اور مدعیان ع۱۲ تا ع۱۵ اب بھی نابالغ ہیں۔ نیز دیگر مدعیان کو جن میں سے مدعیان ع۸ و ع۹ بوقت نوٹیفکیشن گورنمنٹ صوبہ پنجاب سے باہر تھے۔ اور مدعیان میں سے ع۱۶ و ع۱۷ پردہ نشین مستورات ہیں۔ نوٹیفکیشن کا کوئی علم نہیں ہوا۔ قانون کے رو سے اس لئے بھی ٹریبونل کا متذکرہ بالا فیصلہ ان کے خلاف کوئی قانونی وقعت نہیں رکھتا

ع۱۳ - یہ کہ مدعیان کے خلاف اس وجہ سے بھی قانون گوردوارہ کی کوئی دفعہ مانع نہیں۔ کہ قانون مذکور کے ماتحت فہرست جائداد گوردوارہ کے مشتہر کرانے میں مدعا علیہم کی طرف سے عمداً فریب کیا گیا۔ اور ان کو بے خبر رکھا گیا۔ اور مدعا علیہم کے اس فریب کا راز آخیر جون ۱۹۳۵ء میں طشت ازبام ہوا۔ جب کہ مدعا علیہم نے اس کو گرانے کا ارادہ کیا۔

ع۱۴ - یہ کہ مدعا علیہم اور ان کے سابق جانشینان کا عمل مسجد کے خلاف ایک مسلسل زیان ناجائز یعنی (Continuous Wrong) ہے۔ اس لئے بھی مدعیان کو حق نالش مسلسل پیدا ہوتا ہے۔ اور اس میں تمادی عارض نہیں۔

ع۱۵ - یہ کہ مدعیان کو حق نالشی ۷-۸ جولائی ۱۹۳۵ء کی درمیانی شب کو پیدا ہوا اور نیز حق نالشی مسلسل اس وقت تک جاری ہے۔ جس وقت تک مدعا علیہم مدعی ع۱ یعنی مسجد کے قیام اور مدعیان ع۲ تا ع۱۸ کے حق عبادت میں مانع ہوتے رہیں۔

ع۱۶ - یہ کہ مالیت دعویٰ بغرض اختیار سماعت و کورٹ فیس مبلغ گیارہ ہزار روپے ہے اور جو باختیار تقاضائے تمیزی مدعیان مقرر کی جاتی ہے۔

ع۱۷ یہ کہ مسجد خاص شہر لاہور میں واقع ہے۔ اس لئے عدالت ڈسٹرکٹ کورٹ لاہور کو اختیار سماعت حاصل ہے۔

ع۱۸ - یہ کہ مدعی ع۱ یعنی مسجد قانونی لحاظ سے ایک شخص کی حیثیت رکھتا ہے۔ جسے حق نالش حاصل ہے۔ اس لئے مولوی ابو الحسنات سید محمد احمد صاحب جن کا کوئی حق اس کے مخالف نہیں ہے۔ بطور رفیق دعویدار ہے اور مدعیان ع۱۲ تا ع۱۵ نابالغ ہیں جن کے بالترتیب سید عنایت شاہ صاحب والد حقیقی مولوی محمد داؤد صاحب ۔۔۔ والد حقیقی ۔۔۔ والد حقیقی مولوی محمد عبد اللہ صاحب والد حقیقی ۔۔۔ رشتہ دار ہیں۔ اور ان کا کوئی حق خلاف نابالغان نہیں ہے اس لئے وہ نابالغان کی طرف سے بطور رفیق دعویدار ہیں۔

ع۱۹ - یہ کہ مدعا علیہم کو منجانب چند مدعیان نوٹس دیا گیا۔ لیکن مدعا علیہ ع۱ نے اس کی پرواہ نہیں کی۔ اور مدعا علیہ ع۲ نے اصل نوٹس واپس بھیج دیا۔

ع۲۰ - یہ کہ بوجوہات بالا مدعیان کی التدعا ہے۔ کہ ڈگری استقراریہ بدیں نمط خلاف مدعا علیہم صادر فرمائی جائے۔ کہ

مدعی ع۱ یعنی ٹکڑہ زمین سفید محدودہ بحدود مندرجہ فقرہ ع۱ عرضی دعوے حسب پیمائش مندرجہ فقرہ مذکور جس کو نقشہ ع۱ میں رنگ گلابی میں ظاہر کیا گیا ہے۔ نہ زمین مسجد وقف فی سبیل اللہ تھی اور ہے۔ اور اس کو کسی ایسی غرض کے لئے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ جو شرع محمدی کی رو سے اغراض مسجد کے مخالف ہو۔ اور مدعیان ع۲ تا ع۱۸ اور نیز دیگر تمام اہالیان اسلام کو اس مسجد کو بغرض عبادت استعمال کرنے کا حق بلا مزاحمت اعدے حاصل ہے۔ معہ دادرسی مستلزمہ بشکل حکم امتناعی دوامی و Mandatory بخلاف مدعا علیہم شعر بدیں امر

(ل) کہ وہ مدعی نمبر ا کو کسی ایسی غرض کے لئے استعمال نہ کریں۔ جو اس کے شرعی استعمال اور تقدس کے خلاف ہو۔

(ب) کہ مدعیان ع۲ تا ع۱۸ کے حقوق عبادت متعلق مسجد مذکور یعنی مدعی ع۱ میں کسی قسم کی کوئی مزاحمت نہ کریں۔

(ج) مدعی ع۱ یعنی مسجد کے اس حصہ کو جس کو انہوں نے شب درمیانی ۷-۸ جولائی ۱۹۳۵ء و تاریخہا ئے مابعد میں گرا یا یا گروایا ہے۔ بعد انہدام اس عمارت کے جو مدعا علیہم نے اس جگہ پر اب تک بنائی ہے یا آئندہ بناویں اسی شکل و صورت میں اسی قدر بلند سطح پختہ سابقہ پر معہ تین گنبدوں، مینا روں اور محراب کے تعمیر کر دیں جس طرح کہ وہ قبل از انہدام تھی یا بصورت متبادل مدعا علیہم کے خلاف اس قدر رقم کی ڈگری صادر کی جائے جو مدعی ع۱ یعنی مسجد کی

موضع فرید کوٹ میں مذہبی کانفرنس کا انعقاد

مورخہ ۲۸ اکتوبر۔ آریہ سماج فرید کوٹ کی طرف سے ایک مذہبی کانفرنس منعقد کی گئی جس میں ہر مذہب کے نمائندوں کو مدعو کر کے ان سے خواہش کی گئی۔ کہ وہ اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے بتائیں کہ ان کا مذہب انہیں کیوں پیارا ہے۔ اس دعوت کے ساتھ انہوں نے زبانی وعدہ کیا۔ کہ ہر مذہب کے نمائندہ کو ۵۰ منٹ تقریر کے لئے دئے جائینگے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ انہوں نے اپنے اس وعدہ کی کوئی وقعت نہ سمجھی اور عین موقعہ پر صرف بیس منٹ ہر ایک مقرر کو دئے۔ جو نہایت قلیل وقت تھا۔ سب سے پہلے حنفی صاحبان کی طرف سے لال حسین اختر کی تقریر ہوئی جس نے اسلام کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیش کردہ خوبیوں کی روشنی میں پیش کیا اس کے بعد عیسائی صاحبان کی طرف سے پادری کول چند صاحب پیش ہوئے انہوں نے ثابت کیا کہ میرا مذہب مجھے اس لئے پیارا ہے۔ کہ حضرت یسوع مسیح نے عجیب و غریب کام کئے۔ اور ہمارے گناہ آپ اٹھائے۔ اس کے بعد جماعت احمدیہ فرید کوٹ کی طرف سے مولوی جلال الدین صاحب شمس نے اسلام کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ اسلام ہر بات کو مکمل اور مدلل طور پر پیش کرتا ہے۔ اس ضمن میں سورۃ فاتحہ کی چند آیات سے خدا تعالیٰ کی توحید کو مکمل اور مدلل رنگ میں آپ نے ثابت کیا۔ نیز قرآنی آیات سے بتایا۔ کہ قرآن بذات خود معجزانہ کلام ہے اس کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔ اگرچہ وقت بہت تھوڑا تھا۔ مگر مولوی صاحب نے نہایت عمدگی سے پبلک کو محظوظ کیا۔ تمام مسلمان بار بار سبحان اللہ کہتے رہے۔ اور تقریر کے ختم ہونے پر مسلمانوں کی طرف سے نعرہ تکبیر بلند ہوا۔ اس کے بعد سناتن دھرم کی طرف سے دو صاحبان نے تقریر کی۔ پھر آریہ کی طرف سے ایک پنڈت صاحب نے تقریر کی۔ مگر

محافظ جنین

حبّ اٹھرا (رجسٹرڈ)

اسقاطِ حمل کا مجرّب علاج ہے

جن کے گھر حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے پیچش۔ سوکھڑا۔ ڈبہ (پسلی)۔ نمونیہ۔ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی۔ چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمے سے جان دے دینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاطِ حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۰۱ء میں دوا خانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حبِ اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تا کہ خلقِ خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست۔ مضبوط اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حبِ اٹھرا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ۔/ مکمل خوراک گیارہ تولہ ہے۔ یکدم منگوانے پر ۱۰ روپیہ۔ علاوہ محصول ڈاک؁

المشتہر

حکیم نظام جان اینڈ سنز دوا خانہ معین الصحت قادیان

اکسیر تسہیل ولادت

بچہ کی پیدائش کو آسان کر دینے والی دنیا بھر میں ایک ہی مجرب المجرب دواء ہے۔ جس کے بر وقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضلِ خدا آسان ہو جاتی ہیں بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور بعد ولادت کے درد بھی زچہ کو نہیں ہوتے۔

قیمت معہ محصول ڈاک ۱۲/ صرف؁

مینجر شفا خانہ دلپذیر

قادیان

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلے میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں بھی خود بخود یاد آنے لگتی ہیں اسکو مثل آبحیات کے تصور فرمایئے۔ اسکے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کر لیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپکے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے ۱۸ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول کے سرخ اور مثل کندن کے درخشاں بنا دیگی یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل ۱۵ سالہ جوان کے بن گئے۔ یہ نہایت درجہ مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی عہ روپیہ؁ نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس۔ فہرست ادویات مفت منگایئے۔ ہر مرض کی مجرب دوا منگایئے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے؁

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

امریکن سیکنڈ ہینڈ کوٹوں کا خاص الخاص درجہ مال

ہمارا یہ مال ایسا ہے۔ کہ اس سے بہتر حالت میں سیکنڈ ہینڈ کوٹ ہو ہی نہیں سکتے۔ امریکی سلائی اور کٹ بھی نہایت ہی دل پسند ہوتی ہے۔ سٹوک مال کا نرخ نامہ فوراً طلب کریں؁ مینجر دی امپیریل یونائٹڈ کمپنی نکل روڈ کراچی

ایک نہایت عمدہ موقع کی زمین برائے فروخت

ایک ٹکڑہ اراضی رقبہ ۴ کنال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی کوٹھی دار الحمد سے ملحقہ بجانب غربی اور آنریبل چودھری سر ظفر اللہ خاں صاحب کی کوٹھی سے ملحقہ جانب شمال قابلِ فروخت ہے

چوہدری غلام حسن سفید پوش حسن منزل محلہ دارالفضل قادیان

کٹ پیس کی تجارت

موجودہ کساد بازاری میں بہترین کام ہے۔ لیکن تازہ ارزاں اور خالص مال بغیر بنڈلوں میں کسی قسم کی گڑبڑ یا ملاوٹ کئے جیسا کہ ولایت سے آتا ہے۔ صرف "دی امپیریل یونائٹڈ کمپنی نکل روڈ کراچی" سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ ہتوک مال کے خریدار لسٹ مفت طلب کریں؁

اشتہار شائع کرانیوالے اصحاب سے

ہزاروں انسان الفضل کے ہر ایک لفظ کا باقاعدہ مطالعہ کرتے ہیں۔ اس میں شائع شدہ ہر چیز کو خاص اعتماد کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ باوجود اس کے اجرت بالکل کم ہے۔ اس لئے الفضل میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیں؁

مسٹر اقبال محمد خان اوورسیئر انچارج اریگیشن ڈویژن اجمیر لکھتے ہیں۔

"میں نے مسکولین استعمال کی ہے۔ میں اب بلا تھکاوٹ زیادہ دماغی کام کر سکتا ہوں۔ میں نے اس کو قوت مردانہ اور قوت حافظہ کے لئے خاص طور پر مفید پایا ہے۔ نہایت عجیب بات یہ ہے۔ کہ اس کے قلیل عرصہ کے استعمال نے میرا وزن چار پونڈ زیادہ کر دیا ہے برائے مہربانی ۱۲۰ گولیاں جلدی بذریعہ وی۔ پی ارسال کریں؁

مسکولین (ایشیائی ٹانک پلز)

قیمت ایک ہفتہ ۱/ علاوہ محصول ڈاک — مکمل خوراک ۵/ علاوہ محصول ڈاک

اگر آپ کے بھی قوائے جسمانی اور دماغی کسی وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں چہرہ بے رونق ہو گیا ہو۔ بھوک نہ لگتی ہو۔ غذا دودھ ہضم نہ ہوتا ہو۔ یا مثانہ کمزور ہو کر سرعت انزال ہو۔ یا غدہ قدامیہ کمزور ہو کر بار بار پیشاب ستاتا ہو۔ حافظہ فہم جاتا رہا ہو تو اس کو استعمال کر کے زندگی کا لطف اٹھائیں۔ اور ہماری محنت کی داد دیں؁

سادات دوائی خانہ۔ قادیان۔ پنجاب۔ محلہ دارالعلوم

اٹلی اور ابی سینیا کی جنگ کی خبریں!

اسمارہ ۵ نومبر اطالوی افواج کا ایک دستہ ماکیل سے پندرہ میل دور سے اگولہ میں پہنچ گیا ہے اور وہاں ڈیرے ڈالے ہوئے ہے۔ شدید بارشوں کی وجہ سے ماکیل کے راستے کیچڑ آلود ہو گئے ہیں عدیس آبابا کے باخبر حلقوں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اہل جبش ماکیل کی حفاظت کے لئے ہر ممکن قربانی کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ اٹلی کے بعض دستوں کا بیان ہے۔ کہ ہوسین کے جنوب میں راس سیوم کی فوج ان کی پرزور مزاحمت کر رہی ہے۔ اس وقت ایڈی گراٹ۔ اڈووا اور آکسم کی لائن کے ساتھ ساتھ تین اطالوی دستے بڑھ رہے ہیں۔

لنڈن ۵ نومبر ہرار سے آمدہ اطلاع منظہر ہے۔ کہ باوجود شدید بمباری کے حبشی افواج گوراہئی پر ابھی تک قبضہ کئے ہوئے ہیں۔ اسمارہ سے آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ علاقہ ڈڈگولو کی آبادی اطالوی دستوں کا نہایت سرگرمی سے استقبال کر رہی ہے۔ آساکے سلطان یایہ نے شہنشاہ کے افواج جمع کرنے کے حکم کو مسترد کر دیا ہے۔ اس کے کئی ہزار آدمی اطالویوں کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں

روما ۵ نومبر لیگ کی تعزیری کارروائی کی مدافعت کے لئے اٹلی بھی پوری پوری تیاری کر رہا ہے تمام اہل اطالیہ لوہے کو جمع کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کوئلے کی بچت کے لئے بہت سی ریل گاڑیاں اڑا دی گئی ہیں ہوائی انعامات حاصل کرنے والے ہوابازوں نے پگھلانے کے لئے حکومت کو اپنے سونے کے میڈل دے دئے ہیں۔

روما ۵ نومبر ۳ نومبر کو جس محاذ پر پیش قدمی شروع کی گئی تھی۔ اس پر مکمل طور پر تسلط جمانے کے لئے سڑکوں کی تعمیر کو مکمل کیا جا رہا ہے۔ اور مزید پیش قدمی روک دی گئی ہے۔ اطالوی فوج کے دو دستوں نے ہوسین پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور ایک فوجی دستے نے آگامے کے مشرقی علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے۔

اسمارہ ۵ نومبر بیان کیا جاتا ہے کہ اطالوی فوجی دستے اس لائن پر جو آگولہ اور سلو دادی کے درمیان واقع ہے قابض ہو گئے ہیں۔

روما ۵ نومبر تعزیری کارروائی کے نتیجہ کے طور پر خوراک کی کمی کا خطرہ محسوس کرتے ہوئے بہت سے امریکن اور انگریز خاندان اٹلی کو چھوڑ کر اپنے وطن واپس جا رہے ہیں۔

روما ۵ نومبر جنرل ڈل بونو نے اطلاع دی ہے۔ کہ ہرانت اور چرالٹا کے علاقوں پر ہوائی جہاز پرواز کر رہے ہیں مفتوحہ علاقوں کے سردار اور دیگر برگزیدہ لوگ اپنے آپ کو فوجی حکام کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ مگمے کی آبادی کے مسلح لوگ خود بخود اطالوی فوج میں بھرتی ہو رہے ہیں

اسمارہ ۵ نومبر مکالے پر پرواز کرنے والے ہوائی جہازوں میں اطالوی افواج کو شہر پر قبضہ کی دعوت دی جا رہی ہے۔ اور سفید رومالوں سے اشارے کئے جا رہے ہیں جن کا مطلب یہ سمجھا گیا ہے کہ ابی سینیا کی افواج شہر کو خالی کر گئی ہیں مکالے کے نواحی میں صرف ۲ ہزار فوجی کیمپ نظر آ رہے ہیں۔

لنڈن ۵ نومبر توقع کی جاتی ہے کہ اس ہفتہ کے آخیر تک برطانوی سفیر مقیم اٹلی بحیرہ روم سے برطانیہ کی بحری طاقت کے اخراج کے متعلق حکومت اٹلی کو مطمئن کر دے گا۔ اور بحیرہ روم سے برطانوی بحری طاقت کی تخفیف کے مطالبہ کو عملی جامہ پہنا دیا جائے گا۔

جنیوا ۵ نومبر اٹلی اور برطانیہ کے تعلقات کو خوشگوار بنانے کے لئے بیرن الوئس نے اپنی خواہش کا عملی طور پر اظہار کیا اور ذاتی حیثیت سے چند ایک تجاویز پیش کیں۔ جنہیں بروئے کار لانے کے لئے مسولینی کی منظوری حاصل کی جائے گی۔

روما ۵ نومبر سیاہ پوش اطالوی افواج نے گذشتہ شب گرسے کے نزدیک حبشی کیمپ پر شبخون مارا۔ حبشی افواج بہت سا سامان رسد چھوڑ کر بھاگ گئیں۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لاہور ۵ نومبر حکومت پنجاب کی طرف سے ایک پریس کمیونک شائع ہوا ہے جس میں اخبارات کو تنبیہہ کی گئی ہے۔ کہ وہ ایسے مضامین شائع کرنے سے اجتناب کریں۔ جن سے قوموں کے درمیان منافرت پیدا ہونے کا احتمال ہو۔

واشنگٹن ۵ نومبر وزیر اعظم کینیڈا مسٹر میکنزی کنگ کل صوبجات متحدہ امریکہ اور کینیڈا کے درمیان تجارتی معاہدہ کے متعلق مسٹر روزولٹ سے بحث و تمحیص کریں گے۔

لنڈن ۵ نومبر وزیر اعظم برطانیہ نے لورپول میں ایک تقریر کے دوران میں کہا۔ اس وقت نہ صرف اہل برطانیہ کو مضبوط گورنمنٹ کی ضرورت ہے۔ بلکہ یورپ بھی اس ملک کی طرف امداد اور مشورہ کے لئے آنکھیں لگائے بیٹھا ہے

لنڈن ۵ نومبر مسٹر نیویل چیمبرلین وزیر خزانہ کا اندازہ ہے کہ برطانیہ میں ماہ اکتوبر کے دوران میں بیکاروں کی تعداد میں چار ہزار سے زائد کی کمی واقع ہوئی ہے

نئی دہلی ۵ نومبر دہلی کے ایک گاؤں میں ہولناک آتش زدگی سے پچاس مکان جل کر راکھ ہو گئے۔ اور تین سو آدمی بے خانماں ہو گئے۔

رنگون ۵ نومبر تین دن مسلسل بارش ہونے کی وجہ سے برما میں متعدد مقامات پر سیلاب آگیا ہے۔ رنگون اور مانڈلے کی درمیانی ریلوے لائن کئی جگہ سے ٹوٹ گئی ہے۔

دھن باد ۵ نومبر صوبہ بہار کے ایک گاؤں میں ہندوؤں کے مسجد کے سامنے باجہ بجانے کے اصرار پر فرقہ وارانہ فساد ہو گیا جس سے چار اشخاص مجروح ہوئے۔

لاہور ۵ نومبر ۸ نومبر کے یوم مسجد شہید گنج میں شمولیت کے لئے مولانا شوکت علی اور نواب اسمٰعیل لاہور آ رہے ہیں۔ سید جماعت علی شاہ صاحب بھی علی پور سے تشریف لا رہے ہیں۔

حیدر آباد ۵ نومبر معلوم ہوا ہے کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کی خواہش ہے۔ کہ پنڈت جواہر لال نہرو کو کانگرس کا پریذیڈنٹ منتخب کیا جائے۔

لاہور ۵ نومبر رجسٹرار لاہور ہائیکورٹ نے صوبہ پنجاب اور دہلی کے تمام ڈسٹرکٹ وسشن ججوں اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کے نام ایک سرکلر جاری کیا ہے۔ جس میں اس امر کی ہدایت کی گئی ہے۔ کہ پولیس افسروں کے خلاف ریمارکس پاس نہ کئے جائیں۔ تاوقتیکہ ایسے ریمارکس مقدمہ کے متعلق نہ ہوں۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) مسٹر آلیور بالڈون فرزند وزیر اعظم برطانیہ ہندوستانی

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی